Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۵ پیسے

جلد ۶۶/۳۱ | ۴ر شوال ۱۳۹۷ھ ۱۹ر تبوک ۱۳۵۶ہش ۱۹ر ستمبر ۱۹۷۷ء | نمبر ۲۱۰

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۹ر تبوک۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ

احبابِ جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے، ہمیشہ اپنی حفاظتِ خاص میں رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

مکرم سید امین احمد صاحب کراچی سے بذریعہ خط مطلع فرماتے ہیں:۔ محترم نواب محمد احمد خان صاحب (ابن حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضی اللہ عنہا) ان دنوں جناح ہسپتال کراچی میں زیرِ علاج ہیں انہیں گذشتہ ڈیڑھ ماہ سے پیشاب میں خون آ رہا ہے اور مختلف ادویات دینے کے باوجود اس میں کمی واقع نہیں ہو رہی۔ اب ڈاکٹری مشورہ کے مطابق ان کا اپریشن ہو رہا ہے۔ احبابِ جماعت سے دردمندانہ درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپریشن کامیاب کرے اور انہیں مکمل شفا عطا فرمائے۔ آمین

مکرم مولوی امام الدین صاحب سابق رئیس التبلیغ انڈونیشیا جو عرصہ سے بیمار ہیں بغرض علاج ربوہ سے کراچی جا رہے ہیں۔ احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین

درخواستِ دعا

ہمشیرہ سیدہ بشریٰ بیگم (بیگم برادرم میجر سید سعید احمد صاحب) بنت حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ غسل خانہ میں پھسل کر گر گئیں۔ ان کے دونوں بازوؤں کی ہڈیاں ٹوٹ گئی ہیں۔

احبابِ جماعت کی خدمت میں ان کے لئے خاص دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار

ڈاکٹر مرزا منور احمد

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

قرآن کریم کے بے نظیر اسرار و معارف نبی اُمّی صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا کئے گئے

یہ مقدس کتاب اپنی خوبیوں اور کمالات کا بے مثل ہونا خود بیان کرتی ہے

"قرآن شریف میں جس قدر باریک صداقتیں علمِ دین کی اور علوم دقیقۂ الٰہیات کے اور براہین قاطعہ اصول حقّہ کے معہ دیگر اسرار اور معارف کے مندرج ہیں اگرچہ وہ تمام فی حد ذاتہا ایسے ہیں کہ قوائے بشریہ ان کو بہ ہیئت مجموعی دریافت کرنے سے عاجز ہیں اور کسی عاقل کی عقل ان کے دریافت کرنے کے لئے بطور خود سبقت نہیں کر سکی کیونکہ پہلے زمانوں پر نظرِ استقراری ڈالنے سے ثابت ہو گیا ہے کہ کوئی حکیم یا فیلسوف ان علوم و معارف کا دریافت کرنے والا نہیں گذرا۔ لیکن اِس جگہ عجیب بر عجیب اور بات ہے یعنی یہ کہ وہ علوم اور معارف ایک ایسے اُمّی کو عطا کئے گئے کہ جو لکھنے پڑھنے سے ناآشنا محض تھا جس نے عمر بھر کسی مکتب کی شکل نہیں دیکھی تھی اور نہ کسی کتاب کا کوئی حرف پڑھا تھا اور نہ کسی اہلِ علم یا حکیم کی صحبت میسّر آئی تھی بلکہ تمام عمر جنگلیوں یا وحشیوں میں سکونت رہی۔ انہیں میں پرورش پائی۔ انہیں میں پیدا ہوئے اور انہیں کے ساتھ اختلاط رہا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اُمّی اور اَن پڑھ ہونا ایک ایسا بدیہی امر ہے کہ کوئی تاریخ دان اسلام کا اس سے بے خبر نہیں۔" (براہین احمدیہ صفحہ ۵۳۹)

"قرآن شریف وہ کتاب ہے جس نے اپنی عظمتوں اپنی حکمتوں اپنی صداقتوں اپنی بلاغتوں اپنے لطائف و نکات اپنے انوارِ روحانی کا آپ دعویٰ کیا ہے اور اپنا بے نظیر ہونا آپ ظاہر فرما دیا ہے۔ یہ بات ہرگز نہیں کہ صرف مسلمانوں نے فقط اپنے خیال میں اس کی خوبیوں کو قرار دے دیا ہے بلکہ وہ تو خود اپنی خوبیوں اور اپنے کمالات کو بیان فرماتا ہے اور اپنا بے مثل و مانند ہونا تمام مخلوقات کے مقابلہ پر پیش کر رہا ہے اور بلند آواز سے ہَلْ مِنْ مُّعَارِضٍ کا نقارہ بجا رہا ہے۔" (براہین احمدیہ صفحہ ۱۴۴ حاشیہ نمبر ۱۱)

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۱۹ تبوک ۱۳۵۶ ہش

۱۹ ستمبر ۱۹۷۷ء

خدایابی کے سلسلہ میں سب سے بڑا مجاہدہ

ہم ایک گزشتہ اداریہ میں اس امر پر تفصیل سے روشنی ڈال چکے ہیں کہ خدایابی اور ایمان میں ترقی کا گُر اللہ تعالیٰ نے یہ بیان کیا ہے کہ وہ شخص جو خدا تعالیٰ سے ملنے کا آرزومند ہے اور چاہتا ہے کہ وہ ایمان میں مسلسل ترقی کرنے اور اس کے عملی تقاضوں کو پورا کرنے کی سعادت سے بہرہ ور ہوتا چلا جائے اس کے لئے اول تو یہ ضروری ہے کہ وہ اس مقصد کو حاصل کرنے کی خاطر مجاہدہ کرنے میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھے یعنی ایسا مجاہدہ کرے جیسا کہ مجاہدہ کرنے کا حق ہے دوسرے اس کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ محض اپنی کوشش اور مجاہدہ کو کافی نہ سمجھے بلکہ ساتھ کے ساتھ خدا تعالیٰ کے حضور دعائیں کرکے اس سے مجاہدہ کرنے اور اسے کمال تک پہنچانے کی توفیق طلب کرتا رہے۔ نہ کبھی مجاہدہ سے غافل ہو اور نہ ہی دعائیں کرنے میں سستی اور غفلت کو اپنے قریب آنے دے۔ (حوالہ کے لئے دیکھیں الفضل ۱۵ ستمبر ۱۹۷۷ء صفحہ ۲)

ان دونوں میں سے جہاں تک مجاہدہ کا تعلق ہے سو اس ضمن میں قرآنی احکام کے بموجب جملہ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی کماحقہ ادائیگی کو بتدریج عدل، احسان اور ایتاء ذی القربیٰ کے درجات میں سے گزر کر اس کے کمال تک پہنچانا ضروری ہے۔ اس کے لئے ازحد مشقت اٹھانا پڑتی ہے اور اپنی ہر حرکت و سکون کو خدائی احکام کے تابع کرنا پڑتا ہے لیکن اس راہ میں سب سے بڑی مشکل یہ پیش آتی ہے کہ انسان کا اپنا نفس اس راہ میں آڑے آکر اسے ہر آن مخالف سمت میں چلنے کی ترغیب دے رہا ہوتا ہے اور اسے نفس کی مخالفت کرکے خدایابی اور ایمان میں ترقی کی قرآنی راہ پر گامزن ہونا ہوتا ہے۔ اس ضمن میں انسان کو جو سب سے بڑا مجاہدہ کرنا پڑتا ہے وہ مخالفتِ نفس کا ہی مجاہدہ ہوتا ہے۔ اس کی خدایابی اور ایمان میں ترقی اور خدا میں محو ہو کر زندگی گزارنے کے مقصد میں کامیابی کا تمام تر دارومدار مخالفتِ نفس کے مجاہدہ میں کامیابی پر ہوتا ہے۔ جب انسان اپنے نفس کو رام کرکے نفسانی خواہشات کی پیروی سے کلی نجات حاصل کر لیتا ہے تو پھر خدایابی اور ایمان میں ترقی کی راہیں از خود وا ہوتی چلی جاتی ہیں اور اسی طرح اس کے لئے حقوق اللہ اور حقوق العباد کی کماحقہ ادائیگی کو اس کے کمال تک پہنچانا چنداں مشکل نہیں رہتا۔

مخالفتِ نفس کی اس بنیادی اہمیت کے پیش نظر اللہ تعالیٰ نے نہ صرف یہ کہ ہوائے نفس کی پیروی سے سختی کے ساتھ منع کیا ہے بلکہ ہوائے نفس کی پیروی کی ہلاکت آفرینی کو واضح کرکے اس کے ہولناک انجام سے بہت زوردار الفاظ میں خبردار فرمایا ہے۔ نیز ہوائے نفس کی پیروی سے بچنے اور اطاعتِ الٰہی کا نہایت اعلیٰ نمونہ پیش کرنے کی عظیم الشان برکات اور اس کے بہترین انجام کو بھی کھول کھول کر بیان کرکے بتایا ہے کہ مخالفتِ نفس ہی وہ سب سے بڑا مجاہدہ ہے جس میں کامیابی حاصل کرنے کے نتیجہ میں انسان کی عاقبت محمود ہوتی ہے اور وہ جنت کا وارث قرار پاتا ہے۔ جہاں تک ہوائے نفس کی پیروی سے بچنے کے حکم کا تعلق ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

(۱) "وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوٰى فَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ" (صٓ آیت ۲۷)

ترجمہ: اور اپنی خواہش کی پیروی مت کر وہ تجھے اللہ کے راستہ سے بھٹکا دے گی۔

(۲) "فَلَا يَصُدَّنَّكَ عَنْهَا مَنْ لَّا يُؤْمِنُ بِهَا وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ فَتَرْدٰى ۝" (طٰہٰ آیت ۱۷)

ترجمہ: پس جو شخص قیامت پر ایمان نہیں رکھتا اور اپنی خواہشات کے پیچھے چلتا ہے تجھے قیامت پر ایمان لانے سے روک نہ دے جس کے نتیجہ میں تو ہلاک ہو جائے۔

(۳) "فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوٰٓى اَنْ تَعْدِلُوْا" (النساء آیت ۱۳۶)

ترجمہ: تم (کسی ذلیل) خواہش کی پیروی نہ کیا کرو تاکہ تم عدل کر سکو۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے نفسانی خواہشات کی پیروی نہ کرنے کا حکم ہی نہیں دیا بلکہ اس کی بنیادی مضرت پر بھی روشنی ڈالی ہے اور وہ یہ ہے کہ نفسانی خواہشات کی پیروی کرنے والا حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی میں کبھی عدل سے کام لے ہی نہیں سکتا حالانکہ عدل ان ہر دو قسم کے حقوق کی ادائیگی میں سب سے پہلے اور ابتدائی مرحلہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ سو گویا نفسانی خواہشات کی پیروی کرنے والا حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی سے یکسر غافل اور لاپرواہ ہو جاتا ہے۔ اسی لئے فرمایا کہ ہوائے نفس کی پیروی کرنے والا اللہ کے راستہ سے بھٹک جاتا ہے جس کا نتیجہ ہلاکت کے سوا اور کچھ نہیں ہوتا۔

یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نفسانی خواہشات کی پیروی کرنے والوں کو پرلے درجے کے گمراہ اور جانوروں سے بدتر قرار دے کر انہیں علی الخصوص کتے سے تشبیہ دی ہے جو ہر وقت زبان باہر نکال کر ہانپتا رہتا ہے۔ جس طرح اس کا ہانپنا کبھی بند نہیں ہوتا اسی طرح ایسے شخص کی ہوائے نفس کی بھی کوئی انتہا نہیں ہوتی جس کے زیر اثر وہ گمراہی میں بڑھتا ہی چلا جاتا ہے اور اس کے ہدایت پانے کا امکان کالعدم ہو کر رہ جاتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نفسانی خواہشات کی پیروی کرنے والوں کو جانوروں سے بدتر قرار دیتے ہوئے فرماتا ہے:-

"اَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ ؕ اَفَاَنْتَ تَكُوْنُ عَلَيْهِ وَكِيْلًا ۝ اَمْ تَحْسَبُ اَنَّ اَكْثَرَهُمْ يَسْمَعُوْنَ اَوْ يَعْقِلُوْنَ ؕ اِنْ هُمْ اِلَّا كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ سَبِيْلًا ۝" (الفرقان آیات ۴۴، ۴۵)

ترجمہ:- (اے رسولؐ!) کیا تو نے اس شخص کا حال بھی معلوم کیا ہے جس نے اپنی خواہشاتِ نفسانی کو اپنا معبود بنا لیا۔ کیا تو اس شخص پر نگران ہے (کہ تو اسے جبراً گمراہی سے روک سکے) کیا تو سمجھتا ہے کہ ان میں سے اکثر سنتے یا سمجھتے ہیں؟ وہ تو فقط جانوروں کی طرح ہیں بلکہ رویہ کے لحاظ سے ان سے بھی بدتر۔

اس کے بعد اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو جو اللہ تعالیٰ کے نشانوں کو خاطر میں نہیں لاتے اور ایک نشان کے بعد دوسرا نشان دیکھنے کے باوجود بھی اپنی نفسانی خواہشات کی پیروی کئے جاتے ہیں اور خدا تعالیٰ کے بتائے ہوئے راستہ کی طرف نہیں آتے کتے سے تشبیہ دیتے ہوئے فرماتا ہے:-

"وَلَوْ شِئْنَا لَرَفَعْنٰهُ بِهَا وَلٰكِنَّهٗۤ اَخْلَدَ اِلَى الْاَرْضِ وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ ۚ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ الْكَلْبِ ۚ اِنْ تَحْمِلْ عَلَيْهِ يَلْهَثْ اَوْ تَتْرُكْهُ يَلْهَثْ ؕ" (الاعراف آیت ۱۷۷)

ترجمہ: اور اگر ہم چاہتے تو اسے (ہوائے نفس میں مبتلا شخص کو) ان نشانوں کے ذریعہ سے اونچا کر دیتے لیکن وہ زمین کی طرف جا گرا اور وہ اپنی خواہشات کے پیچھے چل پڑا۔ پس اس کی حالت اس کتے کی حالت کی طرح ہے جسے (مارنے کے لئے) تو (کوئی چیز) اٹھائے تو بھی وہ ہانپتا رہتا ہے اور اگر تو اسے چھوڑ دے تو بھی وہ ہانپتا رہتا ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ اس امر کو واضح کرتے ہوئے کہ جو لوگ نفسانی خواہشات کی پیروی سے کسی صورت باز نہیں آتے وہ اپنے اوپر ہدایت کے راستوں کو ہمیشہ کے لئے بند کر لیتے ہیں فرماتا ہے:-

"اَفَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ وَاَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى عِلْمٍ وَّخَتَمَ عَلٰى سَمْعِهٖ وَقَلْبِهٖ وَجَعَلَ عَلٰى بَصَرِهٖ غِشٰوَةً ؕ فَمَنْ يَّهْدِيْهِ مِنْۢ بَعْدِ اللّٰهِ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ۝" (الجاثیہ آیت ۲۴)

ترجمہ: کیا تو نے اس شخص کی حالت پر بھی غور کیا ہے جس نے اپنی خواہش نفسانی کو اپنا معبود بنا لیا ہے اور اللہ نے اس کو (اپنے) علم کامل کی بنا پر گمراہ قرار دیا ہے اور اس کے کانوں اور اس کے دل پر مہر لگا دی ہے اور اس کی آنکھوں پر پردہ ڈال دیا ہے۔ سو اب اللہ کے اس فعل کے بعد اس کو کون ہدایت دے سکے گا! کیا وہ نصیحت نہیں حاصل کرتے۔

نفسانی خواہشات کی پیروی اور اس کی مضرت کو اچھی طرح واضح کرنے کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے نفسانی خواہشات کی بجائے اللہ تعالیٰ کے احکام کی پیروی کرنے کے عظیم الشان انعام پر بھی روشنی ڈالی ہے چنانچہ فرماتا ہے:-

"وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ۝ فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِىَ الْمَاْوٰى ۝" (النّٰزعٰت آیات ۴۱، ۴۲)

ترجمہ:- اور جس نے اپنے رب کی شان سے خوف کیا اور (اپنے) نفس کو گری ہوئی خواہشات سے روکا یقیناً جنت ہی اس کا ٹھکانہ ہے۔

ان آیات سے ظاہر ہے کہ خدایابی اور ایمان میں ترقی کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ انسان کا بسا اوقات نفسانی خواہشات کی پیروی کی طرف مائل ہو جانا ہی بنتا ہے۔ اول تو نفسانی خواہشات کی پیروی انسان کو قبول حق کی توفیق سے ہی محروم رکھتی ہے پھر جو لوگ قبولِ حق کی سعادت سے بہرہ ور ہو بھی جاتے ہیں۔ ان کے سامنے (باقی صفحہ ۵ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"وہ نبیوں میں رحمت لقب پانے والا"

(مکرم مولوی محمد اشرف ناصر صاحب شاہد مربی سلسلہ مقیم حیدرآباد)

(۱)

سید الاولین والآخرین فخر موجودات سرور کائنات محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا دنیا کا کوئی پیغمبر یا بانی مذہب ایسا نہیں گزرا جس کی زندگی کا ہر پہلو ہمارے سامنے اس طرح بے نقاب ہو گیا کہ وہ خود ہمارے سامنے موجود ہے آپ کی زندگی ایک کھلی کتاب ہے جس کا ایک ایک حرف محفوظ اور سب کے سامنے ہے۔ ایک انگریز مورخ باسورتھ کا یہ قول کتنا حقیقت پر مبنی ہے کہ:

"سیرت محمدی پورے دن کی روشنی ہے جس میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی زندگی کا ہر پہلو نمایاں ہے۔"

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیثیت ایک انسان، ایک باپ، ایک شوہر، ایک دوست، ایک خانہ دار، ایک تاجر، ایک افسر، ایک جج، ایک سپاہی، ایک سپہ سالار، ایک بادشاہ، ایک استاد، ایک واعظ، ایک زاہد و عابد، ایک حکیم اور پھر سب سے بڑھ کر ایک پیغمبر کی نظر آتی ہے۔

(۲)

دنیا کا ہر فرد کسی نہ کسی نمونہ کا محتاج ہے اسلئے آپ ان سب پہلوؤں کے لحاظ سے تمام بنی نوع انسان کے لئے ایک کامل نمونہ و مثالی تھے جن پر عمل کر کے انسان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق فاضلہ کو پہچان سکتا ہے اور ان پر کما حقہ عمل کر سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسی نمونہ کی ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ۔ (الاحزاب)

کہ اللہ تعالیٰ نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود باجود کو تمہارے لئے بہترین نمونہ و مثال قرار دیا ہے۔

حدیث میں آتا ہے کہ ایک صحابی نے حضرت عائشہ صدیقہؓ سے دریافت کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کے متعلق کچھ فرمائیے تو آپ نے جواب دیا:-

كَانَ خُلُقُهُ الْقُرْاٰنُ (بخاری)

کہ آپ کے اخلاق کا کیا پوچھتے ہو، جو کچھ آپ کیا کرتے تھے انہی باتوں کا قرآن کریم میں حکم ہے اور قرآن کی لفظی تعلیم آپ کے عمل سے جداگانہ نہیں ہے۔ ہر خلق جو قرآن کریم میں بیان ہوا ہے اس پر آپ کا عمل تھا اور ہر عمل جو آپ کرتے تھے اس کی قرآن کریم میں تعلیم ہے۔

حضرت خدیجۃ الکبریٰ جو آپ کی پہلی زوجہ مطہرہ تھیں اور اس میں کیا شک ہے کہ ایک بیوی اپنے خاوند کی صحیح رنگ میں محرم راز ہوتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق ان کی گواہی آب زر سے لکھے جانے کے قابل ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر پہلی وحی نازل ہوئی اور آپ گھر واپس آئے تو آپ کا دل لرز رہا تھا، اپنی زوجہ مطہرہ حضرت خدیجہؓ کے پاس آکر کہا مجھے کمبل اوڑھا دو۔ چنانچہ انہوں نے کمبل اوڑھا دیا۔ جب آپ کی یہ گھبراہٹ جاتی رہی تو حضرت خدیجہؓ کو سارا واقعہ بتایا اور اس خیال کا اظہار کیا کہ میں اپنے متعلق ڈرتا ہوں (کہ میں یہ اہم کام کر بھی سکوں گا یا نہیں) اس پر حضرت خدیجہؓ نے کہا کہ:-

"خدا کی قسم اللہ تعالیٰ آپ کو کبھی رسوا نہیں ہونے دے گا آپ صلہ رحمی کرتے ہیں، کمزوروں کو اٹھاتے ہیں، جو خوبیاں معدوم ہو چکی ہیں ان کو حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں، مہمان نواز ہیں، ضروریات حقہ میں امداد کرتے ہیں۔" (بخاری)

(۳)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث مبارک ہے کہ ہر نبی کو دعا کا ایک موقع دیا جاتا ہے مجھے بھی دیا گیا لیکن میں نے اسے قیامت کے لئے محفوظ رکھا اور اس سے ہر وہ فائدہ اٹھائے گا جو خدا کے علاوہ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتا۔ اس حدیث کو زیادہ اچھی طرح سمجھنے کے لئے حدیث شفاعت غور کرنے کے قابل ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:-

ایک دعوت میں ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھے آپ کی خدمت میں بھنی ہوئی ران پیش کی گئی۔ ران کا گوشت آپ کو اچھا لگتا تھا۔ آپ نے اسے کھانا شروع کر دیا اور فرمایا قیامت کے دن میں لوگوں کا سردار ہوں گا۔ پھر آپ نے لوگوں سے پوچھا کہ تم جانتے ہو کہ کس وجہ سے مجھے یہ سرداری ملے گی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن پہلوں اور پچھلوں کو ایک جگہ جمع کرے گا کہ دیکھنے والا ان کو دیکھ سکے اور سنانے والا ان کو سنا سکے۔ سورج ان سے قریب آجائے گا اور لوگوں کا ہم و غم اور کرب و اضطراب ان کی طاقت برداشت سے باہر ہو جائے گا اور وہ ایک دوسرے سے کہیں گے تم اس مصیبت کو نہیں دیکھتے جس کا سامنا ہے کسی ایسے شخص کی تلاش کرو جو تمہارے رب کے پاس تمہاری سفارش کرے۔ بعض لوگ کہیں گے تمہارا باپ آدمؑ یہ کام کر سکتا ہے۔ چنانچہ وہ حضرت آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے آپ ابو البشر ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے آپ کی تخلیق کی ہے اپنی روح آپ کے اندر پھونکی (یعنی آپ کو زندگی بخشی) اور پھر فرشتوں کو حکم دیا کہ وہ آپ کو سجدہ کریں۔ چنانچہ سب فرشتوں نے سجدہ کیا۔ خدا نے ہی آپ کو جنت میں جگہ دی کیا اپنے رب کے پاس ہماری سفارش نہیں کریں گے؟ دیکھتے نہیں ہم کس مصیبت میں مبتلا ہیں اور ہمارا کیا حال ہو رہا ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام جواب دیں گے۔ میرا خدا آج اتنے غصہ میں ہے کہ نہ اس سے پہلے کبھی اتنا غصے ہوا اور نہ آئندہ ہوگا پھر تم مجھ پر یہ الزام لگاتے رہے کہ خدا نے مجھے درخت کے کھانے سے منع فرمایا اور میں نے اس کی حکم عدولی کرتے ہوئے وہ درخت کھایا اب کس منہ سے مجھ سے سفارش کرانے آئے ہو مجھے تو اپنی جان کی فکر ہے تم کسی اور کے پاس جاؤ۔ نوحؑ کے پاس جا کر دیکھو۔ چنانچہ وہ حضرت نوح علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور کہیں گے کہ آپ دنیا میں تشریف لانے والے پہلے رسول ہیں۔ خدا تعالیٰ نے آپ کا نام شکر گزار بندہ رکھا۔ آپ دیکھتے نہیں کہ ہم کس مصیبت سے دوچار ہیں اور ہمارا کیا حال ہو رہا ہے کیا آپ ہماری اپنے رب کے پاس سفارش نہیں کریں گے۔ حضرت نوحؑ جواب دیں گے آج میرا پروردگار اتنا غضب میں ہے کہ نہ اس سے پہلے کبھی اتنا غصے ہوا اور نہ آئندہ ہوگا اور تمہارے خیال کے مطابق تو میں جلد بازی سے بے حوصلہ ہو کر اپنی قوم کے خلاف بد دعا کی تھی اب کس منہ سے مجھے سفارش کرانے آئے ہو مجھے تو اپنی جان کی فکر ہے تم کسی اور کے پاس جاؤ۔ ابراہیم کے پاس جا کر دیکھو۔ چنانچہ وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور کہیں گے اے ابراہیم! آپ اللہ تعالیٰ کے نبی اپنے زمانہ کے لوگوں میں سے اس کے زیادہ پیارے تھے اپنے رب کے پاس ہماری سفارش کیجئے۔ آپ دیکھتے نہیں ہم مصیبت سے دوچار ہیں ہمارا کیا حال ہے؟ ابراہیم علیہ السلام جواب دیں گے آج میرا رب اتنے غصہ میں ہے کہ نہ اس سے پہلے اتنا غصہ ہوا اور نہ آئندہ ہوگا میرے متعلق تو تم یہ الزام لگاتے تھے کہ نعوذ باللہ میں نے تین جھوٹ بولے ہیں کس منہ سے سفارش کرانے آئے ہو۔ مجھے تو اپنی جان کی فکر ہے میرے سوا کسی اور کے پاس جاؤ۔ موسیٰؑ کے پاس جا کر دیکھو۔ چنانچہ وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور کہیں گے اے موسیٰ! آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ اس نے اپنے کلام خاص اور اپنے پیغامات مقدسہ کے ساتھ آپ کو نوازا۔ اپنے رب کے پاس ہماری سفارش کیجئے کیا آپ دیکھتے نہیں کہ ہم کس مصیبت سے دوچار ہیں اور ہمارا کیا حال ہو رہا ہے۔ حضرت موسیٰؑ کہیں گے میرا خدا آج اتنے غصہ میں ہے کہ نہ اس سے پہلے کبھی اتنا غصے ہوا اور نہ آئندہ ہوگا۔ اور میرے خلاف تو تم یہ الزام دھرتے تھے کہ میں نے ناحق ایک آدمی کو قتل کر دیا تھا اب کس منہ سے میرے پاس سفارش کرانے کے لئے آگئے ہو۔ مجھے تو آج اپنی جان کی فکر ہے میرے سوا کسی اور کے پاس جاؤ۔ عیسیٰؑ کے پاس جا کر دیکھو۔ چنانچہ وہ عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جائیں گے اور کہیں گے اے عیسیٰ! آپ اللہ تعالیٰ کے رسول کے پاک کلمہ جو مریم کو القاء ہوا اور روح ہیں۔ آپ نے گہوارے میں لوگوں سے کلام کیا۔ اپنے رب کے پاس ہماری سفارش کیجئے کیا آپ دیکھتے نہیں کہ ہم کس مصیبت سے دوچار ہیں اور ہمارا کیا حال ہو رہا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عیسیٰؑ کہیں گے۔ میرا پروردگار آج اتنے غصے میں ہے کہ نہ اس سے پہلے کبھی اتنا غصے ہوا اور نہ آئندہ ہوگا۔ گو تم نے مجھے بڑا مقام دیا اور میرے خلاف کوئی الزام نہیں دھرا لیکن حقیقت یہ ہے کہ میرا وہ مقام نہیں جو تم سمجھتے رہے اور مقامِ شفاعت کا کوئی اور مستحق ہے مجھے تو اپنی جان کی فکر ہے میرے سوا کسی اور کے پاس جاؤ۔ محمد کے پاس جا کر دیکھو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ چنانچہ وہ میرے پاس آئیں گے اور کہیں گے اے محمدؐ! آپ اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ رسول اور خاتم النبیین ہیں۔ سب فیض آپ کے ہاں سے تقسیم ہوتا ہے، آپ کے اگلے پچھلے سب گناہ بخش دیئے گئے ہیں یعنی اللہ تعالیٰ نے ہر قسم کی لغزشوں اور ناکامیوں سے آپ کو بچایا ہے اپنے ربّ کے پاس ہماری سفارش کیجیئے۔ کیا آپ دیکھتے نہیں کہ ہم کس مصیبت سے دوچار ہیں اور ہمارا کیا حال ہو رہا ہے۔ حضورؐ فرماتے ہیں چنانچہ میں عرشِ الٰہی کے نیچے آکر اپنے ربّ کے حضور سجدے میں گر جاؤں گا۔ اللہ تعالیٰ مجھے مقامِ حمد پر کھڑا کرے گا اور ایسے محامد سکھائے گا اور ایسی حسین تعریف مجھے القاء کرے گا کہ مجھ سے پہلے کسی کو ایسی حمد اس نے نہیں سکھائی۔ چنانچہ میں حمد و ثنا میں مشغول ہوں گا کہ آواز آئے گی:۔

اے محمدؐ! اپنا سر اُٹھا۔ مانگ
تجھے دیا جائے گا۔ شفاعت
کر کہ تیری شفاعت قبول کی
جائے گی۔

حضورؐ فرماتے ہیں چنانچہ میں سر اُٹھاؤں گا اور کہوں گا:۔

اے میرے ربّ! میری اُمت کو بچا لے، میری اُمت کو بچا لے، میری اُمت کو بچا لے۔ اس پر آواز آئے گی اے محمدؐ! جنت کے دروازوں میں سے دائیں دروازے سے اپنی اُمت کے ان لوگوں کو اندر بھیج دو جن کا حساب کتاب معاف ہے اور یہ لوگ اس دروازے کے علاوہ دوسرے دروازوں میں سے بھی اندر جانے کے مستحق ہوں گے اور دوسرے لوگوں کے ساتھ اس شرف میں شریک ہونگے۔ پھر آپ نے فرمایا مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے کہ جنت کا دروازہ اتنا چوڑا ہوگا کہ اس کے دونوں بازوؤں کا درمیانی فاصلہ اتنا ہوگا جتنا مکہ اور ہجر یا مکہ اور بصریٰ کا ہے۔"

(بخاری کتاب التفسیر)

—— (۶) ——

حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنی اُمت سے اس بے مثال محبت اور شفقت جس کا اظہار مذکورہ بالا حدیث سے بخوبی عیاں ہو رہا ہے۔ موجودہ زمانہ کے امام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم روحانی فرزند سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس کا نقشہ یوں کھینچتے ہیں ؎

کشتۂ قوم و فدائے خلق و قربانِ جہاں
نے بجسمِ خویش میلش نے بنفسِ خویش کار
نعرہ ہا پُر درد میزد از پئے خلقِ خدا
شد تضرع کار او پیشِ خدا لیل و نہار
سخت شورے بر فلک افتاد زاں عجز و نیاز
قدسیاں را نیز شد چشم از غمِ آں اشکبار
آخر از عجز و مناجات و تضرع کردنش
شد نگاہِ لطفِ حق بر عالمِ تاریک و تار

کہ وہ کشتۂ قوم فدائے خلق اور اہلِ جہان پر قربان تھا۔ نہ اسے اپنے تن بدن سے کچھ تعلق تھا نہ اپنی جان سے کچھ کام۔ خدا کی مخلوق کے لئے درد ناک آہیں بھرتا تھا اور خدا کے سامنے رات دن گریہ وزاری کرتا تھا۔ اس کے عجز و دعا کی وجہ سے آسمان پر سخت شور برپا ہوگیا اور اس کے غم کی وجہ سے فرشتوں کی آنکھیں بھی غم سے اشکبار ہوگئیں۔ آخر کار اس کی عاجزی، مناجات اور گریہ و زاری کی وجہ سے خدا نے تاریک و تار دنیا پر مہربانی کی نظر فرمائی۔

بانیٔ سلسلہ احمدیہ ایک اور جگہ فرماتے ہیں:۔

آں ترحم کہ خلق از وے بدید
کس نہ دیدہ در جہاں از مادرے

کہ کسی بچے نے اپنی ماں سے وہ محبت نہیں پائی جو محبت و شفقت رسول اللہ خدا کی ساری مخلوق پر فرماتے تھے۔

—— (۵) ——

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث مبارک ہے "اَلْحُبُّ اَسَاسِیْ" کہ خدا نے میرے وجود کی بنیاد ہی محبت پر رکھی ہے۔ کتنا دکھ ہے جو آپؐ کو دیا گیا جن کی اذیت وحشت کی حد تک پہنچ گئی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر غلاظت پھینکنا، راستے پر کانٹے بچھانا، راہ چلتے ہوئے آوازے کسنا اور ان سب سے بڑھ کر معاشرتی اور اقتصادی مقاطعہ جس کے باعث نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہؓ کو تین سال تک شعب ابی طالب میں محصور رہنا پڑا۔ ایک دفعہ آپؐ ایک چٹان پر بیٹھے اللہ تعالیٰ کی یاد میں محو تھے کہ پیچھے سے ابوجہل آیا اور اس نے آپؐ کو تھپڑ مار دیا جس پر آپؐ نے فرمایا۔ ابوجہل! میں نے تمہارا کیا قصور کیا ہے کہ تم بلاوجہ مجھے مار رہے ہو۔ ایک شخص نے آپؐ کے گلے میں کپڑا ڈال کر کھینچا کہ آپؐ منہ کے بل گر گئے اور دم رُک گیا۔ حضرت ابوبکرؓ نے آکر چھڑایا۔ آپؐ تبلیغ اسلام کے لئے طائف کا سفر اختیار کرتے ہیں لیکن وہاں کے لوگ آپؐ کے پیچھے غنڈوں کو لگا دیتے ہیں جو آپؐ پر آوازے کستے اور پتھر پھینکتے ہیں جس سے آپؐ کے ٹخنے لہولہان ہو جاتے ہیں۔ یہی سلوک آپؐ کے صحابہؓ کے ساتھ کیا جاتا تھا:۔

۱۔ حضرت بلالؓ نے عالمِ جوانی میں اسلام قبول کیا مگر آپ غلام تھے، آپ کا مالک امیہ بن خلف آپ کو چلچلاتی دھوپ میں جب مکہ کی زمین آگ اُگل رہی ہوتی گرم ریت پر لٹاتا اور سینہ پر بھاری پتھر رکھ دیتا تھا تا آپ حرکت نہ کر سکیں اور کہتا توبہ کرو ورنہ یونہی سسک سسک کر جان دینی ہوگی مگر آپ کی زبان سے عین اس حالت میں بھی احد، احد کی آواز نکلتی تھی یعنی اللہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں ——

(اسد الغابہ جلد ۱)

۲۔ حضرت عمارؓ کو قریش دوپہر کے وقت انگاروں پر لٹاتے، پانی میں غوطے دیتے۔ ایک مرتبہ انہیں انگاروں پر لٹایا جا رہا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اس طرف سے گزر ہوا۔ آپ نے حضرت عمارؓ کے سر پر ہاتھ پھیر کر فرمایا:۔

یا نار کونی بردًا و
سلامًا علیٰ عمار کما
کنت علیٰ ابراھیم۔
اے آگ! تو عمار پر اسی
طرح ٹھنڈی ہو جا جس طرح
تو حضرت ابراہیمؑ پر ٹھنڈی
ہوگئی تھی۔

اچھا ہونے کے بعد آپ کی پیٹھ پر زخموں کے نشانات باقی رہے۔

(مستدرک حاکم جلد ۳ صفحہ ۳۸۳)

۳۔ حضرت خبابؓ بن ارت خود بیان کرتے ہیں کہ مشرکین انگارے دہکاتے اور مجھے ان پر لٹا دیتے اور اس پر بھی جب ان وحشیوں کا شوقِ ستم رانی پورا نہ ہوتا تو ایک شخص سینہ پر سوار ہو جاتا کہ جنبش نہ کر سکوں اور اسی طرح اس وقت تک مجھے لٹائے رکھتے جب تک کہ جسم سے رطوبت نکل نکل کر آگ کو سرد نہ کر دیتی۔

(طبقات ابن سعد جزو ثالث)

۴۔ حضرت ابوفکیہؓ صفوان بن امیہ کے غلام تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے فضل کیا اور اسلام کی دولت سے مالا مال کیا۔ صفوان اور دوسرے کفار ان کو طرح طرح کی تکالیف دیتے تھے۔ ان کے پاؤں میں بیڑیاں ڈال کر زمین پر لٹا دیتے تھے اور اوپر وزنی پتھر رکھ دیتے تھے تاکہ حرکت نہ کر سکیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا کہ ان کا دماغ مختل ہو جاتا۔ سفاک ان کے پاؤں میں رسّہ باندھتے اور گرم زمین پر گھسیٹتے ہوئے لئے پھرتے تھے۔ (اسد الغابہ تذکرہ ابوفکیہ)

۵۔ حضرت اُمِ شریکؓ جب ایمان لائیں تو ان کے رشتہ داروں نے ان کو ایذا دینی شروع کی اور اس کے لئے یہ طریق ایجاد کیا کہ انہیں دھوپ میں کھڑا کر دیتے اور اس سخت گرمی کے وقت شہد ایسی گرم چیز کھلاتے اور پانی بالکل نہ دیتے تھے۔ ان سب باتوں کا نتیجہ یہ ہوتا کہ آپ کے حواس مختل ہو جاتے۔ ایسی حالت میں ان سے کہتے کہ اسلام چھوڑ دو مگر ان کی سمجھ میں کچھ نہ آتا۔ سمجھانے کے لئے وہ آسمان کی طرف اشارہ کرتے تو وہ سمجھ جاتیں کہ توحید کا انکار کرانا چاہتے ہیں مگر آپ جواب دیتیں کہ یہ ہرگز نہ ہوگا۔ حضرت عمارؓ کی والدہ کو ابوجہل نے شرمگاہ میں نیزہ مار کر شہید کر دیا۔ صحابہ کرامؓ کے شدائد پر اس صبر و تحمل کو دیکھ کر ملک شام کے ایک اہلِ کتاب عالم نے یہ رائے ظاہر کی تھی کہ:۔

"عیسیٰ ابن مریم کے وہ متبع جو آروں سے چیرے اور سُولی پر لٹکائے گئے ان لوگوں سے زیادہ تکالیف برداشت کرنے والے نہ تھے۔"

(استیعاب جلد ۱ ص ۶)

(باقی)

ایک ضروری تصحیح

اکنافِ عالم میں اشاعتِ اسلام کیلئے مخلصانہ پیشکش کے عنوان سے الفضل مورخہ ۱۲ ستمبر ۱۹۷۷ء کے صفحہ ۵ پر جو فہرست شائع ہوئی ہے اس میں بارھویں نمبر پر مکرم چوہدری عبدالباری صاحب مدینہ ٹینٹ ہاؤس رحیم یار خان کا چندہ -/۲۰۰ روپیہ کی جگہ ایک ہزار روپیہ پڑھا جائے۔ مکرم چوہدری صاحب موصوف نے ایک ہزار روپیہ ادا بھی فرما دیا ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

(وکیل المال اول تحریک جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(قسط ۲۳)

فہرست وصولی چندہ مہمان خانہ مستورات

مہمان خانہ مستورات کے چندہ کی وصولی کی اگلی قسط کی تفصیل شائع کی جا رہی ہے یہ فہرست ۱۸ ستمبر تک کی ہے۔ اس چندہ کی زیادہ سے زیادہ وصولی کی طرف توجہ کریں تا سالانہ اجتماع تک عمارت مکمل ہو جائے۔ اور سالانہ اجتماع پر آنے والی بہنوں کو تکلیف نہ ہو۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

مکرمہ رشیدہ محسن صاحبہ	محمد علی سوسائٹی۔ کراچی	۵۰/-
" فرحت موسٰی	" "	۱۲/-
" زرمینہ رشید	" "	۱۸/-
" رشیدہ امیر علی	" "	۱۰۰/-
" محمودہ عطاء اللہ	لیاقت آباد "	۲۰/-
" اہلیہ صاحبہ محمد شفیع خان صاحب	ناظم آباد "	۱۰۰/-
" نجمہ پراچہ صاحبہ	" "	۱۰/-
" امینہ صاحبہ	ڈرگ کالونی "	۲۰/-
" اللہ رکھی	" "	۱۰/-
" اقبال بی بی	" "	۱۰/-
" اہلیہ صاحبہ نسیم شاہ صاحب	" "	۱۰/-
" انور بیگم صاحبہ	" "	۱۰/-
" اہلیہ صاحبہ مرزا عطاء اللہ صاحب	" "	۱۰/-
" ناظرہ مسعود صاحبہ	" "	۲۵/-
" امۃ الودود	" "	۲۰/-
" ساجدہ داؤد	" "	۱۰/-
" منزہ رفعت	" "	۱۰/-
" سلیمہ طاہرہ	" "	۱۰/-
" افتخار بیگم	" "	۲۰/-
" اقبال بیگم	" "	۲۰/-
" شریفہ بیگم	" "	۵۰/-
" خورشیدہ خانم	" "	۲۰۰/-
" طیبہ بشیر	" "	۵/-
" اختر منیر	" "	۱۰/-
" امۃ القیوم	" "	۱۰/-
" رشیدہ بیگم	" "	۱۰/-
" رضیہ سلطانہ	" "	۱۰/-
" انیقہ	" "	۱۰/-
" رضیہ فضل حق	" "	۵۲
" امۃ القدیر فرحت	" "	۱۰۰/-
لجنہ اماء اللہ	کراچی	۴۰/-
مکرمہ اہلیہ صاحبہ پروفیسر ناصر احمد صاحب	پشاور	۲۰/-
" " میجر منیر احمد صاحب	"	۵۰/-
" " عبدالسلام خان "	"	۲۵/-
لجنہ اماء اللہ	"	۱۲/-
"	جہلم	۲۰۵/-
مکرمہ اہلیہ صاحبہ چوہدری ظفر احمد صاحب	دارالصدر شمالی ربوہ	۱۰۰/-
" امۃ الحمید صاحبہ بنت میجر عبدالحمید "	"	۵۰/-
" امۃ الرشید "	" "	۵/-
" جلیسہ بیگم " ڈاکٹر غلام مصطفٰے صاحب	" "	۲۵/-

مکرمہ نعیمہ ناصر صاحبہ	دارالصدر شمالی ربوہ	۲۵/-
" بیگم صاحبہ صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب	دارالصدر شمالی ربوہ	۵۰/-
" عائشہ سلطانہ صاحبہ اہلیہ عبدالرحمٰن صاحب	دارالرحمت وسطی ۲ ربوہ	۲۵/-
" امتیاز اختر صاحبہ اہلیہ بشارت احمد صاحب	دارالرحمت وسطی ۱ ربوہ	۲۰/-
" فرخندہ غالبہ صاحبہ اہلیہ عبدالرشید غالب صاحب	دارالرحمت وسطی ۱ ربوہ	۳۰/-
" صدیقہ تنسیم صاحبہ اہلیہ عبدالمالک صاحب	دارالرحمت وسطی ۱ ربوہ	۲۰/-
" رضیہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری محمد دین صاحب	دارالرحمت وسطی ۱ ربوہ	۵۰/-
" استانی مریم بیگم صاحبہ	" "	۵۰/-
لجنہ اماء اللہ	" "	۱۵/-
مکرمہ جمیلہ صاحبہ اہلیہ محمد یوسف صاحب	دارالنصر غربی ربوہ	۱۵/-
" امۃ الحمید صاحبہ " فتح محمد خان صاحب	" "	۱۵/-
" رشیدہ بیگم " منیر احمد صاحب	" "	۱۰/-
" شمیم طاہرہ " رشید احمد خالد	" "	۱۰/-
" قدسیہ بیگم " بنت مولوی ظہور حسین صاحب	دارالعلوم غربی ربوہ	۱۵/-
" امۃ الرحیم صاحبہ اہلیہ مولوی روشن دین صاحب	دارالعلوم غربی ربوہ	۲۰/-
" امۃ الحفیظ نگہت صاحبہ اہلیہ محمد شفیع صاحب	دارالعلوم غربی ربوہ	۱۰/-
" شریف ممتاز صاحبہ اہلیہ وکیل احمد صاحب	دارالعلوم غربی ربوہ	۱۰/-
" ناصرہ اشرف صاحبہ اہلیہ محمد اشرف صاحب	دارالعلوم غربی ربوہ	۲۰/-
لجنہ اماء اللہ	"	۱۳/-
مکرمہ رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ عطاء الٰہی صاحب	دارالیمن غربی ربوہ	۱۰/-
" عابدہ پروین صاحبہ اہلیہ رشید احمد صاحب	دارالیمن غربی ربوہ	۱۰/-
" صبیحہ صاحبہ اہلیہ چوہدری جمیل احمد صاحب	دارالیمن غربی ربوہ	۱۰/-
" امۃ الحفیظ صاحبہ اہلیہ عبدالرحمٰن صاحب	دارالیمن غربی ربوہ	۱۰/-
" رحیم بی بی صاحبہ اہلیہ اسماعیل صاحب مرحوم	دارالیمن شرقی ربوہ	۱۰/-

مکرمہ حمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ عبدالمجید صاحب	دارالیمن شرقی ربوہ	۱۰/-
" بشریٰ بیگم صاحبہ اہلیہ ناصر احمد صاحب	دارالیمن شرقی ربوہ	۱۰/-
" مسعودہ بیگم " " بشیر احمد	" "	۱۰/-
" شمیم اختر صاحبہ " محمد حنیف	" "	۱۰/-
لجنہ اماء اللہ	دارالیمن غربی "	۲۲/-
"	سیدوالہ شیخوپورہ	۵/-
"	شورکوٹ	۳۵/-
مکرمہ پروین اختر صاحبہ سیکرٹری مال	تخت ہزارہ	۳۰/-
" رسول بی بی صاحبہ اہلیہ چوہدری خان محمد صاحب گوندل	گول بازار ربوہ	۲۰/-
" فاطمہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری محمد شریف صاحب	ساہیوال	۲۰۰/-
" شگفتہ نثار صاحبہ	"	۲۰/-
" اہلیہ صاحبہ حمید اللہ صاحب و اہلیہ صاحبہ عبدالرحیم صاحب	"	۳۰/-
" امۃ الحفیظ فرحت صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر عطاء الرحمٰن صاحب	"	۱۰۰/-
لجنہ اماء اللہ	سمہ سٹہ	۴۰۰/-
"	حیدرآباد	۲۰/-
"	نیکری ایریا شاہدرہ لاہور	[illegible]

میزان : ۳۰۰۶ — ۰۰
سابقہ میزان : ۹۰۲۲۵ — ۴۳
کل وصولی ۱۸/۹ تک : ۹۳۲۳۱ — ۸۲

"اداریہ" بقیہ صفحہ ۲

سب سے بڑا مجاہدہ یہی ہوتا ہے کہ وہ نفسانی خواہشات کی مخالفت کر کے دوبارہ گمراہی کی طرف لوٹ جانے کے امکان کا سدِّباب کریں جب وہ مخالفتِ نفس کے سب سے بڑے مجاہدہ میں کامیاب ہو جاتے ہیں خدا ایمان اور ایمان میں ترقی اور ایمان کے عملی تقاضوں کو پورا کرنے میں کامیابی کی راہیں از خود کھلتی چلی جاتی ہیں اور اس جہان میں بھی اور اگلے جہان میں بھی جنت ان کے لئے مقدر کر دی جاتی ہے۔

دعائے مغفرت

مکرم چوہدری محمد دین صاحب محمود آباد فارم ضلع تھرپارکر (سندھ) ۱۰ ستمبر کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون! ان کا لڑکا عزیز محمود احمد جنازہ ربوہ لایا۔ جہاں ۱۳ اگست کو ازراہ شفقت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز جنازہ پڑھائی۔ جس کے بعد بوجہ موصی ہونے کے تدفین بہشتی مقبرہ میں عمل میں آئی۔ تدفین مکمل ہونے پر محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے دعا کرائی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنی رضا کی جنتوں میں بلند مقام عطا فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(عبدالمجید کارکن جدید پریس ربوہ)

ماہ ستمبر کے دوران خدام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "آسمانی فیصلہ" کا مطالعہ فرمائیں۔ (معتمد)

سالانہ اجتماع ۴، ۵، ۶ نومبر میں تمام مجالس کی نمائندگی لازمی ہے: (معتمد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تاریخ اور فلسفۂ تاریخ میں فرق

قرآن مجید کا یہ بھی دنیا پر یہ دائمی احسان ہے کہ اُس نے تاریخ اور فلسفۂ تاریخ کی امتیازی حیثیت کی نشاندہی کر کے علوم کے نئے دروازے کھول دئے جس کے نتیجہ میں حضرت علامہ ابن خلدونؒ جیسی عظیم شخصیت اُفقِ عالم پر نمودار ہوئی۔

اِس سلسلہ میں سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا مندرجہ ذیل حقیقت افروز بیان مشعلِ راہ کی حیثیت رکھتا ہے:۔

"فلسفہ کے معنے ہوتے ہیں کسی چیز کی حکمت بیان کرنا۔ اللہ تعالیٰ علمِ فلسفہ کی طرف بھی توجہ دلاتا ہے اور فرماتا ہے:۔ وانزل اللہ علیک الکتٰب والحکمۃ وعلمک مالم تکن تعلمؕ وکان فضل اللہ علیک عظیمًا (نساء ع ۱۷) اور اللہ تعالیٰ نے تجھ پر کتاب اور حکمت نازل کی ہے اور تجھے وہ کچھ علم سکھایا ہے جو پہلے تو نہیں جانتا تھا۔ اس میں بتایا گیا ہے کہ ہر چیز کی حکمت ہوا کرتی ہے وہ حکمت سیکھنے کی کوشش کرو۔ اسی حکمت کو فلسفہ کہتے ہیں جو قرآن کریم میں بیان ہے۔ مثلاً تاریخ تو یہ ہے کہ اورنگ زیب کوئی بادشاہ تھا۔ اکبر کوئی بادشاہ تھا اور یہ بحث کہ اکبر ترک تھا یا مغل۔ وہ ہندوستان میں کیوں آیا۔ اس کے ملک میں کیا حالات پیدا ہوئے تھے جن کی وجہ سے وہ اپنا ملک چھوڑ کر ہندوستان آیا اور کونسے حالات پیدا ہوئے کہ جن کی وجہ سے اُس نے تھوڑی سی فوج سے جو صرف چند ہزار سپاہیوں پر مشتمل تھی چالیس کروڑ کے ملک کو فتح کر لیا (گو اُس وقت تو چالیس کروڑ نہیں تھے صرف دو کروڑ کی آبادی تھی) یہ چیز ہے جو فلسفہ کہلاتی ہے۔ اسی طرح یہ سوال کہ ان کے ملک میں اچھی غذا نہیں ہوتی تھی اچھی زمینیں نہیں تھیں اور ادھر ہندوستان میں لڑائیاں تھیں فساد تھے جھگڑے تھے جن کی وجہ سے اس کی فوج تھوڑی سی دیر میں ہی غالب آگئی۔ یہ فلسفہ ہے۔ غرض فلسفۂ تاریخ اور چیز ہے اور تاریخ اور چیز ہے۔ دیباچہ ابن خلدون جو ہماری ایک مشہور کتاب ہے اس میں فلسفۂ تاریخ پر ہی بحث ہے۔ ایک انگریز پروفیسر ایک دفعہ مجھے قادیان میں ملنے آیا تو میں نے اُس سے کہا کہ فلسفۂ تاریخ پر اگر کوئی اعلیٰ سے اعلیٰ کتاب تم کو معلوم ہے تو مجھے بتاؤ۔ وہ کہنے لگا کہ دیباچہ ابن خلدون سے بڑھ کر یورپ اور امریکہ میں کوئی کتاب نہیں جو کچھ فلسفہ اس نے بیان کیا ہے اس سے بڑھ کر ہم بیان نہیں کر سکتے وہ سب سے اعلیٰ کتاب ہے۔ مگر ابن خلدون نے فلسفۂ تاریخ کو کیوں بیان کیا اسی لئے کہ قرآن کریم میں اس نے پڑھا تھا کہ ہر چیز کا فلسفہ معلوم کرو۔ جب تم معلوم کرو گے تو تمہیں اصل راز کا پتہ لگ جائے گا۔ اُس نے سوچا کہ اسلامی حکومتیں کیوں تباہ ہوئیں وہ مٹ گئے کیوں تباہ ہوئے اور اس نے فلسفۂ سیاست پر غور کیا تو یہ دیباچہ لکھا۔ مگر اُسے اس علم کا قرآن کریم سے ہی پتہ لگا کیونکہ قرآن کریم نے ہی اس علم کی طرف توجہ دلائی۔"

(سیرِ روحانی جلد سوم صفحہ ۶۴، ۶۵
ناشر الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ)

(دوست محمد شاہد)

خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع

اور

عہدیداران جماعت کی ذمہ داری

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع ۴، ۵، ۶ نومبر کو منعقد ہو رہا ہے انشاء اللہ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد ہے کہ:۔

"مجلس خدام الاحمدیہ جماعت کا نہایت ضروری حصّہ ہے اور ہماری مرکزی تنظیم کے ماتحت ایک نہایت ہی اہم اور نسبتاً مختصر تنظیم ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ جماعت کو اس کی اہمیت سمجھتے ہوئے اس کے ساتھ پورا پورا تعاون کرنا چاہیئے اور ایسا انتظام کرنا چاہیئے کہ گو ہر جماعت کے نوجوان سارے تو اجتماع میں شامل نہیں ہو سکتے لیکن ان کا ایک ایک نمائندہ اس اجتماع میں ضرور پہنچے اور یہ کوئی مشکل نہیں صرف اس طرف توجہ کی ضرورت ہے جو اب تک ہوتی نہیں رہی۔ اور جو جماعتی نظام ہے وہ میرے سامنے ذمہ دار ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے توفیق دی تو میں انشاء اللہ تعالیٰ نگرانی کروں گا کہ ان اجتماعوں میں ہر جماعت کی نمائندگی ضرور ہو۔"

مجلس آپ سے درخواست کرتی ہے کہ آپ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق کوشش فرماویں کہ آپ کی جماعت کے خدام اور اطفال کا کم از کم ایک نمائندہ ان اجتماعات میں ضرور شامل ہو۔ نیز دعا بھی کریں کہ ہمارا یہ اجتماع ہر لحاظ سے کامیاب اور بابرکت ہو۔ (معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

ضرورت انسپکٹر وصایا

نظارت بہشتی مقبرہ میں انسپکٹر وصایا کی ضرورت ہے۔ ایسے مخلص احمدی نوجوان انٹرویو کے لئے درخواستیں بھجوائیں جو دینی کاموں سے شغف اور خدمتِ دین کا شوق رکھتے ہوں اور مستقل طور پر مرکز میں رہ کر کام کرنے کے خواہشمند ہوں۔ درخواستیں ۲۷/۹/۷۷ تک سیکرٹری کمیشن (ناظر بیت المال آمد) کو موصول ہو جانی چاہئیں۔ حسبِ ضرورت تاریخ تقرر سے ۱۲۰-۸-۲۰۰/۱۰-۳۲۰ کے گریڈ میں ۱۶۰/- روپے ماہوار تنخواہ دی جائے گی۔ اس کے علاوہ ۳۵/۰۰ روپے ماہانہ گرانی الاؤنس دیا جائے گا۔ درخواستیں بھجواتے وقت مندرجہ ذیل کوائف درج کئے جائیں نامکمل درخواستوں پر غور نہیں کیا جائے گا:۔

۱۔ نام امیدوار مع مکمل پتہ — ۲۔ ولدیت
۳۔ تعلیم کم از کم میٹرک مع نقل سرٹیفکیٹ — ۴۔ عمر ۲۲ - ۳۵ سال
۵۔ تصدیق صدر صاحب/امیر صاحب — ۶۔ شعائرِ اسلامی کی پابندی
۷۔ نماز جنازہ پڑھا سکتے ہوں خطبہ جمعہ دے سکتے ہوں۔ تقریر کا ملکہ رکھتے ہوں۔ دینی معلومات رکھتے ہوں۔

انٹرویو ۲/۱۰/۷۷ کو صبح ۹ بجے ہوگا۔ امیدواران وقت سے قبل نظارت بیت المال آمد میں پہنچ جائیں۔ (ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

خلیل پولٹری

بریڈنگ فارمز ربوہ (محلہ دار الفضل)
یکروزہ پٹھیاں۔ چوزے۔ تیار مرغیاں۔
یکروزہ برائلرز تیار برائلرز بٹھانے والے انڈے۔
فروزن چکس (FROZEN CHICKS)

بیکار مت بیٹھئے۔ کوئی ہنر سیکھئے!

راج (MASON) بنئے

نسیم سٹیل فکسر آپ کو ۲½ ماہ میں مکمل راج بنا دے گا فیس
مکمل کورس ۳۰۰/- روپے۔ داخلہ جاری ہے!
احمدی حضرات کے لئے فیس میں دس فیصد رعایت
نسیم سٹیل فکسر شٹرنگ کارپینٹر بلڈنگ پینٹر، پائپ فٹر، راج ٹریننگ سنٹر
اندرون موچی دروازہ۔ لاہور

ضرورت ہے

ہمیں اپنی فیکٹری میں مندرجہ سٹاف کی ضرورت ہے:۔
۱۔ ڈرائیور۔ تجربہ پانچ سال
۲۔ الیکٹریشن یا سپروائزر۔ تجربہ ۵ سال ڈگری یا ڈپلومہ ہونا ضروری ہے۔
۳۔ بیلدار۔ تجربہ ۳ سال
۴۔ فورمین۔ تجربہ ۵ سال
۵۔ میکینک۔ تجربہ ۵ سال
۶۔ ہیلپر (جوان صحت)
۷۔ چوکیدار (فوجی ریٹائرڈ)
۸۔ کلرک ڈسپیچر۔ تجربہ ۲ سال
۹۔ سٹور پرچیزر۔ تجربہ ۵ سال
پاکستان چپ بورڈ لمیٹڈ پوسٹ بکس ۱۸ جہلم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴